آہ شیخ صاحب۔۔! یا واہ شیخ صاحب

حافظ مقصود کشمیری

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس اور بنیاد ہے دین اسلام کی ساری عمارت اس پر قائم ہے اس عقیدے کے بغیر اسلام کا دعوی باطل ہے اگر چہ ظاہری طور پر اسلام کا لبادہ ہی کیوں نہ اوڑھا ہو اس عقیدے کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے محاذ پر قدرت حق بعض افراد کا انتخاب خود کرتی ہے اور ان کے زریعے سے تحفظ ختم نبوت کا وہ قابل رشک کام لیا جاتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے باقی موت کا ایک وقت مقرر ہے زندگی کے جتنے دن انسان کی قسمت میں اللہ کی طرف سے لکھے ہوتے ہیں دنیا کی کوئی طاقت اس سے زیادہ یا کم نہیں کر سکتی محدث اعظم پاکستان حضرت استاذ محترم شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر اپنے 29 سالہ جوان بہنوئی بھائی مطلوب احمدؒ ، اور مولانا الطاف منہاسؒ تک جن کے بارے میں کسی شاعر نے یوں کہا کہ

ابھی جام عمر بھرا ہی نہ تھا کہ قف دست ساقی چھلک پڑا   رہی دل کی دل میں حسرتیں کہ نشان قضا نے مٹا دیا

مگر انسان کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ اس زندگی کو اگر اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق دین اسلام کے تحفظ کے لیے وقف کر دے تو یہ اس کے لیے آخرت میں بہتر ہوگا اور قابل رشک ہوتے ہیں وہ انسان جن کی زندگی اللہ رب العزت کے دین اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کے کام آجائے اور سرکار دو عالم ﷺ کی ختم نبوت کی نسبت سے چوکیدار کے طور پر اس کی پہچان محافظ ختم نبوت کے نام سے بن جائے یہ بڑا ہی اعزاز ہے ۔انسان اپنے طور پر بہت کچھ منصوبے بناتا ہے اور اللہ پاک کی ذات کو کچھ اور منظور ہوتا ہے ادراہ ندائے ختم نبوت کی انتظامیہ نے اس مرتبہ چوتھے شمارے کی اشاعت خاص کے لیے تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی کے سر پرست اعلی حاجی محمد عارف مغل مرحوم کے حوالے سے خصوصی مضامین کی تیاری شروع کی تھی کہ اسلام آباد سے ایک دوست کی جانب سے فون آگیا کہ اس مرتبہ بھائی احمد صدیقی کا تزکرہ خصوصی طور پر شامل اشاعت کیا جائے احمد مصطفیٰ کمال صدیقی کا تعلق لاہور سے تھا اور وہ حال ہی میں قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام کی آغوش اور دامن رحمت میں آگئے تھے اور قادیانیت کے دجل وفریب سے اپنے دوستوں کو بھی آگاہ کرتے اور انہیں بھی اسلام کی دعوت دیتے۔ قادیانی ذریت نے انہیں راہ حق سے ہٹانے کے لیے طرح طرح کے حربے آزمانے شروع کیے لیکن راہ حق کا وہ مسافر اسلام کی حقانیت کو اپنے دل میں اتار چکا تھا اور اس نے اپنی زندگی اب ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لیے وقف کر دی تھی 13 فروری 2009ء کی شام مصطفیٰ احمد صدیقی اپنے دفتر سے گھر جا رہا تھا کہ سڑک پر بارش کی پھسلن سے اس کا موٹر سائیکل ایک ریہڑے سے ٹکرایا اور وہ شدید زخمی ہو گیا۔ اسے فوراً جناح ہسپتال لے جایا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

ابھی شمارہ تیاری کے مراحل میں ہی تھا کہ 21 مئی کو ختم نبوت اکیڈمی لندن کے مبلغ مخدوم محترم جناب مولانا سہیل باوا صاحب نے شیخ راحیل صاحبؒ کے اس دار فانی سے رخصتی کی خبر دی راقم کو چند ماہ قبل شیخ راحیل صاحب مرحوم کا تعارف مولانا سہیل باوا صاحب کی وساطت سے ہوا تھا اور ان کے زریعے سے ہی شیخ راحیل صاحبؒ کے نئے مضامین جرمنی سے ندائے ختم نبوت کے اس شمارے کے لیے ادارہ کو موصول ہوئے تھے جو انہوں نے اپنی وفات سے چند دن قبل مکمل کیے اور ادارہ ندائے ختم نبوت نے ان مضامین کی اشاعت کا کام شروع کیا ہی تھا کہ شیخ صاحبؒ خالق حقیقی کو جا ملے اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ پر جنت الفردوس عطا فرمائے ان کی زندگی کا پیشتر حصہ اگرچہ قادیانیت کی تبلیغ میں گزرا لیکن 23 اگست 2003ء کو جب انہوں نے قادیانی مذہب کو چھوڑ کر اپنے اہل خانہ کے دس افراد کے ہمراہ اسلام کی آغوش میں پناہ لی تو باقی زندگی کے مختصر حصے میں انہوں نے اس کا کفارہ صحیح معنوں میں ادا کیا پورے یورپ میں ختم نبوت کے تحفظ کا ڈنکا بجا دیا اور مرزائیت کے کفر دجل اور فریب کا پردہ اس طرح چاک کیا کہ کہ قادیانیت کی نسل سے ان کے ایوانوں تک ایک زلزلہ برپا ہو گیا اور قادیانی ذریت نے انہیں طرح طرح سے پریشان کرنا شروع کیا چنانچہ وہ خود اپنی داستان میں لکھتے ہیں،،

کسی شخص کے جماعت چھوڑنے کے بعد اس کو تنگ کرنے کے لیے جماعت سے جو بھی بن پڑتا ہے کرتے ہیں ۔کیا یہ غیر انسانی، غیر اخلاقی اور غیر قانونی نہیں کہ لوگوں کو جماعت سے نکلے یا نکالے ہوئے لوگوں سے ملنے سے روکا جائے۔ بڑوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ بچوں تک کی زندگیاں بھی تلخ کرتے ہیں اور اسی طرح مجھے بھی نقصان پہنچا رہے ہیں اور ہراساں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، قریبی رشتہ داروں پر مکمل طور پر قطع تعلق کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں اس کے علاوہ آج مجھ پر اور میرے خاندان پر بے بنیاد الزامات و بہتانات لگائے جا رہے ہیں یہ الزام اس وقت کہاں تھے جب تک میں نے علیحدگی کا اعلان نہیں کیا تھا؟ کہنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ بیان ہوتا رہے گا (انشاءاللہ)،،

شیخ صاحبؒ کارکنان ختم نبوت کے لیے ایک عظیم سرمایہ تھے ان کی وفات سے ان کے اہل خانہ سمیت پوری دنیا میں کارکنان ختم نبوت کو شدید صدمہ پہنچا اور یہ خلاء پورا نہیں ہو سکتا اگر ان کی اس جدائی پر نظر ڈالیں کہ ہم کتنے بڑے سرمائے سے محروم ہوئے ہیں تو واقعی ایک آہ ! دل سے نکلتی ہے کی بہت جلد ہی ہم سے جدائی کی اجازت مل گئی لیکن جب ان کے قبول اسلام کے بعد سابقہ گناہوں کی معافی اور باقی 6 سالہ زندگی میں تحفظ ختم نبوت کے کام کی طرف نظر جاتی ہے تو دل سے بے اختیار ان کے لیے واہ ! نکلتی ہے کہ مختصر زندگی میں سرکار دو عالم ﷺ کی غلامی اور ان کی عزت و ناموس کا تحفظ اس انداز میں کر گے کہ پوری دنیا حیران ہے جس پر ہم ملت اسلامیہ کی جانب سے انہیں خراج تحسین اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہوئے اللہ پاک کے دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت ان کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور ان کے لواحقین کو بھی صبر جمیل عطا کریں ---

اس موقع پر ہم آزاد کشمیر مین مقیم قادیانیوں کو بھی دعوت فکر دیتے ہیں کہ شیخ راحیل صاحب مرحوم کی طرح اگر تم حق کے متلاشی ہو اور اپنی آخرت برباد ہونے سے بچانا چاہتے ہو تو تعصب کی عینک اتار کر کھلے دل سے غیر جانبدار ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کا مطالعہ کریں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس قابل بھی نہیں کہ اسے ایک شریف انسان کہا جائے چہ جائیکہ اسے مہدی، مسیح موعود یا مثل مسیح کہا جائے خود شیخ راحیل مرحوم لکھتے ہیں کہ میرا احمدی دوستوں کو پیغام ہے کہ آپ نے مرزا صاحب کو مسیح و مہدی رسول اکرم ﷺ کی اتباع میں مانا ہے، اگر مرزا صاحب کی تحریروں کو ہی غور سے غیر جانبدار ہو کر پڑھیں اور ان کا موازنہ رسول پاک ﷺ کی حیات طیبہ سے کریں گے احادیث نبویہ سے کریں گے تو آپ کو ان کے دعوے ہوا بھرے غباروں سے زیادہ نہیں نظر آئیں گے مرزا صاحب کی کردار اور شخصیت کو پرکھیں ان کی اپنی کتب ان کے صاحبزادگان کی کتب اور ان کے اصحاب کی کتب کے مطالعہ سے آپ کو بہت کچھ نظر آئے گا لیکن وہ نہیں جو یہ آپ کو پڑھانا چاہتے ہیں بلکہ وہ پڑھیں جو یہ غلطی سے شائع کر چکے ہیں اور اب اس کو چھپاتے پھر رہے ہیں آپ خود کہہ اٹھیں گے کہ مرزا صاحب کچھ بھی ہو سکتے ہیں مگر نبی نہیں اور نہ کسی نام اور رنگ و نسل میں اس درجے کے اہل ہو سکتے ہیں مرزا صاحب کو مان کر کوئی شخص احمدی یا قادیانی تو ہو سکتا ہے مگر مسلمان نہیں اسلام اللہ کا بنایا ہوا دین ہے اور احمدیت مرزا صاحب کا بنایا ہوا دین ہے لہذا یہ دو الگ الگ مذہب ہیں،،

--☆☆☆☆☆☆☆☆--

والسلام ------------ حافظ محمد مقصود کشمیری

m.maqsood313@gmail.com